منگل
۱۸- اکتوبر ۱۹۹۴ء

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۳۲ | منگل - ۱۲- جمادی الاول - ۱۴۱۵ھ ‘ ۱۸- اخاء ۱۳۷۳ ھش ‘ ۱۸- اکتوبر ۱۹۹۴ء

یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ تمہیں خدمت کیلئے بلاتا ہے

یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ اور میں سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کردے گا کہ اس کی خدمت بجالائے گی۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو خدا کے بندے ہوتے ہیں ان میں خوشبو اور برکت ہوتی ہے۔ فریب اور مکر سے ان کو کوئی غرض نہیں ہوتی۔ جیسے آفتاب اسے چمکتا ہوا نظر آتا ہے ایسے ہی دور سے اس کی چمک دکھائی دیتی ہے اور دنیا میں اصل چمک انہیں کی ہے۔ یہ آفتاب اور قمر وغیرہ تو صرف نمونہ ہیں۔ ان کی چمک دائمی نہیں ہے کیونکہ یہ غروب ہو جاتے ہیں لیکن وہ غروب نہیں ہوتے۔ جس کو خدا اور رسول کی محبت کا شوق ہے اور ان کے خلاف کو پسند نہیں کرتا اور عفونت اور بدبو کو محسوس کرنے کا اس میں مادہ ہو وہ فوراً سمجھ جائے گا۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۲۸)

خدا کا ذکر اور نام مٹ نہیں سکتا اس لئے خدا کے ساتھ تعلق رکھنے والا بھی مٹ نہیں سکتا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

یہ حقیقی بات ہے کہ جو اعلیٰ چیز سے تعلق رکھتا ہے وہ خود بھی اعلیٰ ہو جاتا ہے دیکھ لو ایک بڑے دربار میں بعض بڑے بڑے اہلکار نہیں جاسکتے۔ مگر بادشاہ کا چپراسی جاسکتا ہے‘ تو جب کوئی بڑی چیز سے وابستگی حاصل کرتا ہے تو ضرور ہے کہ اس کی بڑائی بھی ہو اور یہ ایک سچی بات ہے کہ خدا کا ذکر اور نام مٹ نہیں سکتا۔ اس لئے جو شخص خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرے وہ بھی مٹ نہیں سکتا۔ یہ ایک علاج ہے اس بات کا کہ ہر ایک چیز کے لئے فنا ہے مگر انسان اس سے بچ سکتا ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق خدا سے ہو جاتا ہے جو ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ پس اگر تم ہلاکت سے بچنا چاہتے ہو تو اس چیز سے تعلق پیدا کرو جس کے لئے ہلاکت نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وہ لوگ جو خود ایمان لائے اور جنہوں نے اچھے عمل کئے اور دوسروں کو نیک عمل کرنے کی تعلیم دی وہ اس قابل ہو گئے کہ خدا تعالیٰ ان کو بچائے اور قائم رکھے۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں جس کے ذریعہ کسی کو ہدایت ہو اس کے نام بھی اس شخص کی ہر نیکی کے بدلہ میں نیکی لکھی جائے گی۔ اور یہ سلسلہ قیامت تک چلا جاتا ہے کیونکہ پھر اس شخص کے ذریعہ جس شخص کو ہدایت ملے گی اس کی نیکی کے بدلہ میں بھی اس کو نیکی کا بدلہ ملے گا۔ (-) غرض جس کا سہارا خدا پر ہو وہ بڑھے گا اور جس کا سہارا ان چیزوں پر ہو جو ہلاک ہونے والی ہیں۔ وہ بھی ہلاک ہو جائے گا۔ پس ہلاکت سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ خدا پر سہارا ہو جو شخص اللہ کے دین اور اس کے ذکر کو پھیلائے وہ ضرور بڑھے گا۔

چونکہ انسان کی خواہش ہے کہ وہ قائم رہے اور اس کے نام کو قیام ہو اور یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ خدا پر سہارا ہو کیونکہ اللہ کی ذات ہی ایک ایسی ذات ہے جس کے لئے ہلاکت نہیں۔ اور جو دوسروں کے سہارے پر قائم نہیں۔ وہ قائم بالذات ہی نہیں بلکہ قیوم بھی ہے کہ جس کے سہارے تمام چیزیں قائم ہیں۔ اس لئے اس سے تعلق پیدا کرو خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم مادی چیزوں کے سہاروں کو چھوڑیں اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات پر ہمارا بھروسہ ہو۔

(از خطبہ ۲۶- جنوری ۱۹۱۷ء)

اعلیٰ درجے کی خوشی خدا میں ملتی ہے۔ جس سے پرے کوئی خوشی نہیں۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ حضرت مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان تحریر فرماتی ہیں۔
میرے نواسے سید محمد احمد ابن سید محمود احمد ناصر کا نکاح حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے چودہ اکتوبر ۹۴ء بروز جمعہ واشنگٹن میں عزیزہ فرحت بنت میر محمود احمد ابن میر مشتاق احمد صاحب کے ساتھ پڑھا ہے۔ عزیزہ فرحت نواب مسعود احمد صاحب (وفات یافتہ) کی نواسی ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بے حد بابرکت فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب کے بہنوئی مکرم چوہدری مقبول احمد کاہلوں کا جگر کا بڑا اپریشن قریباً ایک ماہ قبل مکرم ڈاکٹر محمود الحسن صاحب نے راولپنڈی میں کیا تھا جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ طبیعت بہتر ہو رہی تھی کہ اچانک بہت نقاہت اور کمزوری ہو جانے پر دوبارہ راولپنڈی ہسپتال میں داخل کر کے خون دیا گیا ہے اور بعض ٹیسٹس ہو رہے ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مزید پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور جلد کامل صحت سے نوازے۔

ڈرائیونگ ٹریننگ کلب

○ احباب و خواتین سلسلہ کی سہولت کے لئے از سر نو ڈرائیونگ ٹریننگ کلب کا اجراء کر دیا گیا ہے۔ ڈرائیونگ سیکھنے کے خواہش مند رابطہ فرمائیں۔
(معتمد خدام الاحمدیہ ایوان محمود ربوہ)

اے میرے پیارے بھائیو کوشش کرو تا متقی بن جاؤ
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت دو روپیہ

۱۸- اخاء- ۱۳۷۳ ھش ۱۸- اکتوبر ۱۹۹۴ء

سفر کی دعا

پہلے لوگ پیدل سفر کرتے تھے یا بہلیوں چھکڑوں پر- اول تو گھر سے کوئی نکلتا ہی نہیں تھا اور نکلتا تھا تو بہت کم کم- سفر کی صعوبتیں بھی زیادہ تھیں- دور دراز کے علاقوں سے کام بھی کم پڑتے تھے زیادہ سے زیادہ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک یا ہو سکتا ہے ایک شہر سے دوسرے شہر تک لمبا سفر اگر کیا بھی جاتا تو اس میں ہفتوں بلکہ مہینوں کے لگنے کا امکان ہوتا تھا- اور اسی طرح واپسی بھی آسان نہیں ہوتی تھی- چنانچہ ان باتوں کے پیش نظر سفر بہت کم کیا جاتا تھا- اس کے بعد موٹریں- گاڑیاں- بحری جہاز- ہوائی جہاز میسر آگئے سفر کی اغراض بھی پیدا ہو گئیں اور سفر کی طرف میلان بھی بڑھ گیا- آسانیوں نے سفر کے میلان کو مہمیز لگائی اور لوگوں نے ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر جانا شروع کیا- جو سفر ہفتوں اور مہینوں میں مکمل ہوتا تھا اب دنوں میں مکمل ہونے لگا- لمبے لمبے سفریوں لگتا ہے کہ پل بھر کے سفر ہو گئے- صبح کو چلے اور ہزاروں میل کے فاصلے پر شام ہی کو پہنچ گئے- اسی لئے لوگ کہتے ہیں کہ زمانہ بدل گیا ہے- واقعی حالات بدل گئے ہیں- زمانہ بدل گیا ہے اور جس دنیا میں لوگ پہلے رہتے تھے اب وہ دنیا ہم سے بہت پیچھے رہ گئی ہے- ہم آگے بڑھ گئے ہیں اور ہماری دنیا ایک نئی دنیا ہو گئی ہے- ہمارے حالات بدل گئے ہیں- اغراض و مقاصد بدل گئے ہیں- رہن سہن کے طریق بدل گئے ہیں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے نہ صرف کسی غرض ہی کو پیش نظر رکھا جاتا ہے بلکہ سیر و سیاحت کے لئے لوگ گھر سے نکل پڑتے ہیں اور ہزاروں میل کا فاصلہ طے کرتے ہیں- پہلے تو یہ سمجھا جاتا تھا کہ جب تک کوئی خاص کام نہ آن پڑے اور جو ہو بھی بہت ضروری' گھر سے نکلا ہی نہ جائے لیکن اب کام کوئی بھی نہیں ہوتا اور گھر سے نکل پڑتے ہیں اور اگر گھر سے نکلنے کی غرض کو دیکھا جائے تو صرف یہ کہا جا سکتا ہے کہ بعض جگہیں دیکھنے کو جی چاہتا ہے وہاں کے نظاروں کا لطف اٹھانے کو جی چاہتا ہے-

اس تبدیلی سے ہمیں ایک خیال آیا اور وہ خیال یہ ہے کہ یہ زمانہ سفر کا زمانہ ہے ہم کہتے ہیں کہ سفر میں دعا کی قبولیت قریب تر ہو جاتی ہے بالفاظ دیگر یہ دعا کی زیادہ قبولیت کا زمانہ ہے- دعا تو ہر زمانے میں کی جاتی رہی ہے اور ہر زمانے میں قبول بھی ہوتی رہی ہے لیکن اب دعا کے عوامل بڑھ گئے ہیں- گھر بیٹھے بھی دعائیں ہوتی تھیں لیکن بتایا یہ گیا ہے کہ سفر میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ تو سفر کا زمانہ ہے- یہ دراصل دعا کی قبولیت کا زمانہ ہے- جب بھی کوئی سفر پر نکلتا ہے تو عام طور پر یہ دعا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو بابرکت کرے اور یہ دعا ہے بھی ضروری کیونکہ سفر کرنے والے کی ابتدائی ضرورت تو یہی ہے کہ اس کا سفر کامیاب ہو- بابرکت ہو- بہتر اور مفید نتائج پیدا کرے- لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں کہ دعا تو سفر میں قبولیت کے قریب تر ہو جاتی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ صرف اپنے سفر کے لئے ہی دعا کی جائے بلکہ یہ ایسا موقعہ ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ کے لئے- اپنے لئے- دوسروں کے لئے- قوم کے لئے- وطن کے لئے- گویا کہ دعا کو اتنا وسیع کیا جا سکتا ہے کہ اس میں کون و مکان کی ہر چیز شامل ہو جائے مگر یہ موقع دعا کی قبولیت کو قریب تر کرنے کا ہے اور یہ نہیں کہا گیا کہ فلاں بات کے لئے دعا کی جائے- دعا کو وسیع سے وسیع تر کر دیا جائے- ہم جانتے ہیں کہ ہمارے احمدی دوست بھی خدا کے فضل سے خاصا سفر کرتے ہیں- ہم اپنے ان سفر کرنے والے بہنوں اور بھائیوں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ نہ صرف اپنے سفر کے لئے بلکہ دعا کو وسیع تر کرتے ہوئے ساری جماعت کے لئے اور ساری دنیا کے لئے اپنے اپنے سفر کے دوران دعا کرتے ہونگے اور اگر نہیں کرتے تو ہم امید کرتے ہیں کہ اب سے وہ ایسا کریں گے- جس طرح دنیا بدل گئی ہے اس طرح سفر کے لئے دعا کا مفہوم بھی بدل گیا ہے- پہلے دعا صرف سفر کے لئے ہوتی تھی اب ساری دنیا کے لئے ہونی چاہئے- ہم اکثر سفر کرتے ہیں- اکثر دعاؤں کا موقع ملتا ہے- اس موقعہ سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے-

گو کہ بیمار اور ضعیف ہوں میں
تیر سہتا رہوں گا تا دمِ مرگ
ہونٹ تو سی لئے ہیں میں نے مگر
بات کہتا رہوں گا تا دمِ مرگ

ابوالاقبال

قرض کی ضرورت

کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہے قرض بُری بات
مقراضِ محبت ہے' یہ ہے مفسدِ حالات

اس دُھن کے وہ پکّے ہیں کبھی قرض نہ دیں گے
مرنے کو وہ مر جائیں مگر خود بھی نہ لیں گے

لیکن ہے غلط' اس کی پذیرائی نہ کیجے
مانگے جو کوئی حسب ضرورت اسے دیجے

پیغامِ خداوند جو قرآں میں ہے مرقوم
اس میں بھی تو اس شئے کی ضرورت نہیں معدوم

ہے دست بدست آپ کو دینے کی اجازت
جو دیر سے واپس ہو کریں اس کی کتابت

کیا قرض نہ لیتے تھے ہمارے شہ لولاکؐ
تھا سب سے فزوں تر انہیں اس بات کا ادراک

لیتے تھے کوئی چیز تو دیتے تھے زیادہ
تقدیس سے بھرپور ہے ہر ایسا ارادہ

فرمایا کہ ہے قرض بھی احسان کی صورت
لَوٹاؤ اسے بندۂ رحمان کی صورت

جو قرض تو لے لیتے ہیں واپس نہیں کرتے
قرض ایسوں کو دیتے ہوئے سب لوگ ہیں ڈرتے

یہ لوگ ہیں جو قرض کو کر دیتے ہیں بدنام
بن جاتے ہیں اوروں کے لئے یاس کا پیغام

لاریب نسیم اس کے سمجھنے میں ہے راحت
ہر قرض کو کہتے نہیں مقراضِ محبت

نسیم سیفی

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لجنہ اماء اللہ کراچی کی کتاب "گل" کا ایک اقتباس۔

حضرت ابو بکر صدیق ؓ عرب میں کسی کی بڑائی یا بزرگی ثابت کرنے کے لئے اس کے اعلیٰ خاندان سے ہونے کو بہت اہمیت دی جاتی تھی۔ حضرت ابو بکرؓ کا خاندان عرب میں بہت عزت والا خاندان تھا۔ آپ کے والد کا نام ابو قحافہ اور والدہ کا نام سلمیٰ تھا۔ آپ بڑوں کی بہت عزت کرنے والے نیک بچے تھے۔ فضول باتوں میں وقت ضائع نہ کرتے۔ آپ عمر میں آنحضور ﷺ سے تقریباً دو سال چھوٹے تھے۔ خاندانی رشتہ داری، نیک مزاج ہونے کی وجہ سے آنحضور ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بچپن سے بہت دوستی تھی۔ ورزشی کھیل کھیلنا اور نیک لوگوں کے ساتھ بیٹھنا۔ جھوٹ نہ بولنا۔ بتوں کی عبادت نہ کرنا۔ شراب اور جوئے سے نفرت کرنا ان دونوں دوستوں کی عادتیں تھیں۔ دوستی تو اسی وقت ہوتی ہے جب ایک جیسی چیزیں پسند ہوں۔ اور ایک جیسی ناپسند ہوں۔ عرب میں زیادہ تر لوگ تجارت کرتے تھے۔ تجارت اس طرح کرتے کہ جو سامان مکہ میں زیادہ ہوتا۔ وہ خرید کر دوسرے شہروں میں چلے جاتے۔ اور وہاں وہ سامان بیچ کر وہاں سے بننے والا سامان خرید لاتے اور واپس مکہ لا کر بیچتے۔ حضرت ابو بکرؓ کپڑے کے تاجر تھے۔ ان کے ابو مکہ کے امیروں میں شمار ہوتے تھے۔ مکہ میں سب امیر لوگ نہیں رہتے تھے۔ بلکہ غریب بے سہارا بیمار اور بوڑھے بھی رہتے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ کو خدا تعالیٰ نے ایسا مزاج دیا تھا کہ کسی کی تکلیف نہیں دیکھ سکتے تھے۔ عرب میں جس وقت اکثر لوگ شراب پینے میں اور فضول کھیلوں میں پیسہ خرچ کر کے خوشی حاصل کرنے کی بے کار کوشش کرتے وہاں حضرت ابو بکرؓ کو ایسے کاموں میں خوشی ہوتی جس سے وہ کسی کو خوش کر سکیں۔ پیسہ تو ان کے پاس تھا ہی۔ جس کو ضرورت مند دیکھتے بغیر جھجکے جتنا دل کرتا دے دیتے اور لینے والے کے چہرے پر خوشی دیکھ کر بہت خوش ہوتے۔ مکہ میں ان دنوں انسان مارکیٹ میں ایسے بکتے تھے جیسے سبزی گوشت یا کھلونے بکتے ہیں۔ پھر ایسے خریدے ہوئے انسانوں کو گھروں میں نوکر بنا کر رکھتے تھے۔ اور ان پر بڑا ظلم کرتے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ ایسے خریدے ہوئے غلاموں پر بڑا رحم کرتے۔ اور چپکے سے ان کی قیمت ادا کر کے خرید کر آزاد کر دیتے۔ یہ بہت بڑی نیکی تھی۔ لوگ کیسے بھی ہوں۔ یہی چاہتے ہیں کہ ان کا سردار بہت اچھا ہو۔ اور ابو بکرؓ کی خوبیوں کا سب کو علم تھا۔ آپ بہت صحت مند خوبصورت جوان تھے۔ آپ کے قبیلہ بنو تیم نے آپ کو اپنا سردار بنا لیا۔ آپ سردار تھے۔ مگر غرور تکبر بالکل نہیں تھا۔ ہر وقت کوئی موقعہ تلاش کرتے رہتے کہ کسی کی خدمت کی جا سکے۔ جب اپنے دوستوں سے بے تکلفی کے ماحول میں باتیں کرتے رہتے تو یہی باتیں کرتے کہ سب لوگ پتھر کے بتوں کی پوجا کرتے ہیں جبکہ پتھر کے بت تو نہ کسی کا اچھا کر سکتے ہیں۔ نہ برا۔ پھر ضرور خدا کوئی اور ہے پتھر کے بت نہیں۔ ابو بکرؓ کو بتوں کی پوجا سے سخت نفرت تھی۔ وہ جب بھی نیک کام کرنا چاہتے غریبوں کی مدد کرتے۔ اسی میں خوش ہوتے ایک دفعہ ایسا ہوا کہ آپ تجارتی سفر سے واپس آ رہے تھے۔ کہ کسی نے آپ کو بتایا کہ مکہ میں تمہارا دوست محمد ﷺ کہہ رہا ہے کہ اللہ ایک ہے۔ اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ سیدھے آنحضور ﷺ کے پاس پہنچے اور پوچھا۔ کیا یہ خبر صحیح ہے کہ اللہ نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے۔

آپؐ نے فرمایا ہاں اے ابو بکرؓ دونوں جہانوں کے خالق نے مجھے نبی بنا کر دنیا کی اصلاح کی ذمہ داری ڈالی ہے۔ آنحضور ﷺ اللہ کے پیغام کو اور زیادہ بیان کرنا چاہتے تھے۔ مگر حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا میں مسلمان ہوتا ہوں میرے لئے یہی کافی ہے آپ سچ بولنے والے امانت دار ہیں۔ آپ نے جو کہا سچ کہا میں ایمان لاتا ہوں۔

شیخ رحمت اللہ شاکر

بے تکلفی اور سادگی

مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر لکھتے ہیں:-

صحابہ کرامؓ میں سے وہ لوگ بھی جن کو اللہ تعالیٰ نے مال کثرت سے دے رکھا تھا ہمیشہ کھانے اور پہننے میں سادگی اختیار کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف بہت مالدار شخص تھے۔ یہاں تک کہ ان کے ورثاء نے سونے کی اینٹوں کو تقسیم کرنے کے لئے کلہاڑوں سے کٹوایا تھا۔ اور کاٹنے والوں کے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے تھے۔ نقد دولت میں سے بیویوں کو آٹھویں حصہ میں سے اسی اسی ہزار دینار آئے تھے۔ ہزاروں اونٹ اور بکریاں ان کے علاوہ تھیں۔ بایں ہمہ کھانے پینے میں تکلفات سے بالکل بالا تھے۔ اور آپ کا دستر خوان گو بہت وسیع ہوتا لیکن تکلف نام کو نہ ہوتا تھا۔ اور ابتدائی ایام میں مسلمانوں کے فقر و فاقہ کو یاد کر کے آنکھیں پُرنم ہو جاتی تھیں۔ حضرت جابرؓ بن عبداللہ گو نہایت ہی بلند مرتبت صحابی تھے مگر ساتھ ہی بہت سادگی پسند اور بے تکلف تھے۔ ایک دفعہ بعض صحابہ ان سے ملنے آئے آپ اندر بیٹھے سرکہ کے ساتھ روٹی کھا رہے تھے۔ وہی اٹھا کر ان دوستوں کے پاس لے آئے۔ اور ان کو شریک طعام ہونے کی دعوت دی اور ساتھ فرمایا کہ اگر کسی کے پاس اس کے دوست احباب آئیں تو اسے چاہئے کہ جو کچھ حاضر ہو پیش کر دے۔ اور مہمانوں کو بھی چاہئے کہ کسی چیز کو حقارت سے نہ دیکھیں اور بے تکلفی کے ساتھ ماحضر تناول کر لیں۔ کیونکہ تکلف فریقین کی ہلاکت کا موجب ہے۔

اس ضمن میں حضرت عمرؓ کا ایک واقعہ بھی بہت سبق آموز ہے آپ ایک دفعہ اپنی بیٹی حضرت حفصہؓ کے ہاں تشریف لائے۔ تو انہوں نے سالن میں زیتون کا تیل ڈال کر پیش کیا۔ تو آپ نے فرمایا ایک وقت میں دو دو سالن۔ خدا کی قسم کبھی نہ کھاؤں گا۔ یاد رکھنا چاہئے کہ عرب میں زیتون کا تیل بھی سالن کی بجائے روٹی کے ساتھ کھایا جاتا ہے۔ حضرت مصعبؓ بن عمیر نہایت خوش رو نوجوان تھے۔ والدین مالدار تھے۔ اس لئے بہت ناز و نعم میں پرورش پائی تھی۔ نہایت بیش قیمت لباس زیب تن کیا کرتے تھے۔ اور اعلیٰ درجے کی خوشبوئیں اور عطریات کے استعمال کے عادی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ مکہ میں مصعبؓ سے زیادہ کوئی حسین خوش پوش، اور ناز و نعم میں پلا ہوا نہیں۔ لیکن یہ حالت اسلام لانے سے قبل کی تھی۔ جب اسلام لائے تو رسول کریم ﷺ کی تربیت کا ایسا اثر ہوا کہ یہ تمام تکلفات فراموش ہو گئے۔ اور یہاں تک تبدیلی پیدا ہو گئی کہ ایک دفعہ دربار نبویؐ میں حاضر ہوئے تو بدن پر ضروریات ستر کو پورا کرنے کے لئے صرف کھال کا ایک ٹکڑا تھا جس میں کئی پیوند لگے ہوئے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے دیکھا تو فرمایا۔ الحمد للہ اب سب اہل دنیا کی حالت بدل جائے گی۔ یہ وہ نوجوان ہے جس سے زیادہ ناز و نعم کا پلا ہوا مکہ میں کوئی نہ تھا۔ لیکن خدا اور رسولؐ کی محبت نے اسے ظاہری تکلفات سے بے نیاز کر دیا ہے۔

حضرت سلمانؓ فارسی کے متعلق یہ ذکر آ چکا ہے کہ آپ مدائن کے گورنر تھے۔ لیکن طرز معاشرت اور ظاہر لباس میں اس قدر سادگی تھی کہ ایک دفعہ کسی شخص نے بازار سے گھاس خریدی تو انہیں مزدور سمجھ کر گانٹھ ان کے سر پر لاد دی۔ کسی واقف نے دیکھا تو اس سے کہا یہ تو ہمارے امیر اور رسول ﷺ کے صحابی ہیں۔ اس پر وہ بہت نادم ہوا۔ اور معذرت چاہی۔ اور گانٹھ کو اتارنے کے لئے لپکا۔ مگر آپ نے فرمایا کہ نہیں اب تو تمہارے مکان پر پہنچ کر ہی اتاروں گا۔

> بدظنی بہت بری چیز ہے انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے۔ اور پھر چڑھتے چڑھتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

انصار اللہ اور عربی زبان

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے ذریعے ۲۔ جولائی ۹۳ء کے خطبہ میں ساری دنیا کے احمدیوں کو عربی زبان سیکھنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔

"احمدیوں کو چاہئے کہ عربی زبان میں ترقی کریں"۔

"مقصد یہ پیش نظر ہو کہ اتنی عربی سیکھ لی جائے کہ جس سے کلام الٰہی کا مطلب آسانی سے براہ راست سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے"۔

زعماء کرام اپنی مجلس / مقامی جماعت میں جائزہ لیں کہ کتنے انصار / افراد عربی زبان پڑھے / جانتے ہیں اور کتنے عربی زبان پڑھا سکتے ہیں اور اس سلسلہ میں پڑھانے کے لئے وقت بھی دے سکتے ہیں۔

۲۔ ہر مجلس / البیت میں کلام الٰہی کا ترجمہ پڑھانے / سکھانے کا اہتمام کیا جائے۔ ہر روز کسی ایک نماز کے بعد دو۔ تین۔ آیات کا ترجمہ سکھایا جائے۔

۳۔ نمازوں میں عموماً تلاوت کی جانے والی سورتوں کا ترجمہ پہلے سکھایا جائے۔

۴۔ عربی زبان سیکھنے کے لئے مارکیٹ میں دستیاب لٹریچر / کیسٹس کتب سے مدد نیز ریڈیو / ٹی وی پر تدریس العربی کے اسباق سے فائدہ اٹھایا جائے۔ احمدیہ انٹرنیشنل ٹی وی سے بھی زبانیں سکھانے کے پروگرام زیر ترتیب ہیں۔ ان سے بھی حسب سہولت فائدہ اٹھایا جائے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

بعض تصاویر میں صرف ایک یا دو افراد موجود ہوتے ہیں اور ان کے متعلق بہت کچھ کہا جاتا ہے دراصل کاغذی ہے پیرہن کا سلسلہ زیادہ تر ان افراد کو اجاگر کرنے کے لئے شروع کیا گیا تھا جو جماعت کے وسیع حلقے میں کم جانے جاتے ہیں۔ اگرچہ بعد ازاں ایسے افراد بھی شامل کئے گئے جو خوب جانے پہچانے جاتے ہیں اور جن کے نام اور کام سے ساری جماعت واقف ہے۔ اس سلسلے میں بعض ایسے دوست بھی شامل ہیں جن کا جماعت سے تو کوئی تعلق نہیں لیکن جس موقعہ پر تصویر لی گئی تھی اس موقعہ کا کسی نہ کسی طرح جماعت کے ساتھ تعلق ہے' یا بعض ایسے افراد جنہوں نے بالواسطہ یا بلاواسطہ جماعت کے ساتھ رابطہ رکھا اور جماعت کے افراد کو اپنی دلی ہمدردی سے نوازا۔ بعض ایسے افراد بھی ہیں جن کے ساتھ جماعت کی نمائندگی میں ملاقات کا موقع ملا۔ اور یہ ملاقات احباب جماعت کے لئے قابل توجہ بن گئی۔

بہرحال جیسا کہ کہا گیا ہے بعض تصاویر میں افراد تو ایک یا دو ہی ہوتے ہیں لیکن ان کے متعلق کہا بہت کچھ جا سکتا ہے اس وقت جو تصویر پیش نظر ہے اس میں بیس سے کچھ اوپر احباب اور بزرگ موجود ہیں لیکن میں سوچتا ہوں کہ ان کے متعلق میں کیا کہوں۔ یا تو پہلے بہت کچھ کہا جا چکا ہے یا ان میں سے کئی دوست ایسے ہیں جن کے متعلق میں زیادہ کچھ نہیں جانتا۔

جہاں تک تصویر کا تعلق ہے بیس کے قریب دوست کھڑے ہیں اور پانچ بزرگ کرسیوں پر بیٹھے ہیں۔ کرسیوں پر بیٹھنے والوں میں بائیں طرف سے محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل' محترم ماسٹر عطاء محمد صاحب' حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب' محترم ملک سیف الرحمان صاحب' اور محترم مولانا محمد شریف صاحب ہیں۔ پیچھے جو دوست کھڑے ہیں ان میں مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف اور مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب صاحب بشیر موجود ہیں۔ چونکہ میں نہ تو سب کے نام جانتا ہوں نہ سب کو اس وقت پہچانتا ہوں۔ اس لئے میں ان کے متعلق کچھ کہہ تو نہیں سکتا لیکن میرا ارادہ ہے کہ آئندہ کسی وقت ان سب کے نام احاطہ تحریر میں لائے جائیں۔

تصویر اس وقت کی ہے جب محترم ملک سیف الرحمان صاحب جامعہ احمدیہ کے پرنسپل تھے اور حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب جامعہ احمدیہ میں تشریف لائے تھے۔

مولانا محمد احمد صاحب جلیل ایک لمبے عرصے تک حدیث کے استاد رہے ہیں آج کل سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مفتی ہیں۔ مرنجاں مرنج اور مزاح کی ایسی حس رکھنے والے کہ ان سے گفتگو کرتے ہوئے جی چاہتا ہے کہ گفتگو کرتے ہی چلے جائیں۔ محترم ماسٹر عطا محمد صاحب نے ۳۰ سال سے زیادہ عرصہ تک جامعہ احمدیہ میں غیر ملکی طلباء کو اردو زبان کی تعلیم دی ہے۔ اس سے پہلے ہندوستان کے مختلف شہروں میں ہائی سکولوں میں فارسی کے استاد رہے تھے۔ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کے متعلق کچھ کہنا مجھے یوں لگتا ہے کہ چھوٹا منہ بڑی بات۔ دنیا کے کا ایسا کوئی ایسا بڑا عہدہ نہیں جس پر آپ فائز نہ ہوئے ہوں۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے بھی صدر رہے اور عالمی عدالت انصاف کے بھی۔ میں آپ کو اپنے بچپن سے جانتا ہوں۔

پہلے بھی میں نے کبھی اس بات کا ذکر کیا ہے کہ قادیان سے نائیجیریا کے لئے روانگی کے چند روز قبل۔ اور یہ ۱۹۴۴ء کی بات ہے۔ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے حضرت امام جماعت الثانی سے اجازت حاصل کر کے ہمیں (تین چار افراد) کو بہت ابتدائی اور ضروری نصائح فرمائیں۔ جو ہمیشہ ہمارے کام آئیں۔ میں دہلی میں ملازم ہوا تو آپ کی وساطت سے۔ اور پھر آپ کے متعلق بہت کچھ دلچسپی کے ساتھ سنتا رہا۔

ایک دفعہ آپ ربوہ تشریف لائے۔ وکالت تبشیر میں تشریف فرما تھے۔ مجھے گھر سے یاد فرمایا اور کہا کہ نائیجیریا کے تسلیم الیاس جو عالمی عدالت انصاف کے جج مقرر ہوئے ہیں۔ ان کے متعلق اگر آپ کچھ جانتے ہوں تو مجھے بتائیں۔ میری ان سے دوستی تو نہیں تھی اس لئے کہ ہم ایک شہر میں بہت کم رہے۔ میں لیگوس میں تھا وہ انگلستان میں ہوتے تھے۔ لیکن ان کے بھائی اے۔ ڈبلیو۔ الیاس احمدیہ جماعت کے رکن تھے اور جب تسلیم الیاس صاحب عالمی عدالت کے جج بنے تو اے۔ ڈبلیو۔ الیاس اس وقت وقف کے تحت لیگوس سے باہر تھے۔ تسلیم صاحب لندن سے نائیجیریا آئے مجھ سے ملے اور کہا کہ چونکہ حال ہی میں ہمارے والد صاحب فوت ہو گئے ہیں اس لئے میرے بڑے بھائی اے۔ ڈبلیو۔ الیاس کی تقرری آپ لیگوس ہی میں کر دیں۔ اے۔ ڈبلیو الیاس اور ان کے ساتھ تین دیگر افراد نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی تھی۔ بہرحال یہ ساری باتیں میں نے حضرت چوہدری صاحب کے گوش گذار کر دیں اور آپ خوش ہوئے۔

اس کے بعد ایک دفعہ سوئٹزرلینڈ سے ایک دوست آئے ہوئے تھے۔ مولانا نسیم مہدی صاحب نے خط لکھا کہ بڑے وسیع مطالعہ کے دوست ہیں۔ آپ کے ساتھ رابطہ رکھیں گے آپ ان کا خیال رکھیں گے۔ ایک دن عشائیے پر چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب صدر انجمن کے گیسٹ ہاؤس میں موجود تھے۔ ہمارے سوئٹزرلینڈ کے یہ دوست بھی تھے۔ اور میں تھا۔ وہاں محترم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی ایک کتاب احمدیت زیر بحث آئی اور زیر بحث آنے کی وجہ اس سوئٹزرلینڈ کے دوست کا ایک سوال تھا۔ چنانچہ محترم چوہدری صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ کیا یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں میری کتاب میں واقعی موجود ہے۔ میں نے تقریباً آدھی رات کے وقت واپس آکر کتاب دیکھی تو وہ بات موجود تھی۔ اگلے روز میں کتاب لے گیا اور حضرت چوہدری صاحب کو دکھائی۔ چنانچہ آپ نے اس سوئٹزرلینڈ کے دوست کو اس کی وضاحت سے آگاہ کیا۔

محترم ملک سیف الرحمان صاحب کے ساتھ ایک دو دورے بھی کرنے کا موقعہ ملا تھا۔ اور جب صحافیوں کی ٹیم بھمبھ جوڑیاں دیکھنے گئی تھی۔ تو ملک صاحب اس ٹیم کے امیر تھے۔ جہاں تک ان کے مفتی ہونے کا سوال ہے۔ میرے ذاتی خیال میں وہ اس بات پر عامل تھے کہ آسانی پیدا کرو تنگی نہ پیدا کرو۔ چنانچہ میں اکثر ان سے کہتا تھا کہ آپ جیسے مفتی کی ہمیں ایک لمبے عرصے تک ضرورت ہے۔ اگر آپ جیسے مفتی ملتے رہے تو آسانی پیدا کرو تنگی نہ پیدا کرو ہمارا معمول بن جائے گا۔

محترم مولانا محمد شریف صاحب فلسطین میں بھی رہے اور گیمبیا میں بھی فلسطین میں نائیجیریا جاتے ہوئے میں ان کے پاس تین چار ماہ مقیم رہا۔ ان کے طریق کار کو میں نے دیکھا اور بہت حد تک اپنی زندگی کا حصہ بنا لیا۔ ان کی رہنمائی میں بھی بعض عربی کتابیں پڑھیں اور ان کے ارشاد پر بائبل کی پہلی پانچ کتابوں کا مطالعہ کیا۔

اس کے بعد میں نائیجیریا میں تھا' گیمبیا کے لئے ہم نے مربی کی اجازت لینے کے سلسلے میں بڑی تگ و دو کی حتیٰ کہ ہمارا معاملہ برطانوی پارلیمنٹ کے اراکین تک پہنچا۔ جب اجازت مل گئی تو محترم مولانا محمد شریف صاحب کو مرکز نے گیمبیا میں متعین فرمایا۔ میری موجودگی میں آپ نائیجیریا آئے اور وہاں سے ہم نے آپ کو گیمبیا کے لئے روانہ کیا گیمبیا میں دیگر کاموں کے علاوہ آپ نے ایک سیکنڈری سکول بھی جاری کیا' جس کے کچھ عرصہ تک آپ خود ہی پرنسپل رہے۔

پانچ بزرگ جو کرسیوں پر بیٹھے ہیں ان میں سے چار اللہ کو پیارے ہو چلے ہیں۔ مکرم مولانا محمد احمد جلیل صاحب حیات ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی زندگی عطا فرمائے اور آپ یونہی سلسلے کی خدمات سرانجام دیتے رہیں۔

جو دوست پیچھے کھڑے ہیں۔ ان میں سے محترم مولانا غلام باری صاحب سیف جو سلسلے کے ایک جید عالم تھے بہت اچھے مقرر اور بہت اچھے مصنف وہ بھی اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات کو بلند فرمائے۔

یوم تحریک جدید

○ حسب فیصلہ مجلس شوریٰ ۱۹۹۱ء وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے۔

(۱) اس کی تعمیل میں سال رواں کا دوسرا "یوم تحریک جدید" مورخہ ۲۸۔ اکتوبر ۹۴ء منایا جائے گا جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے گی۔

(۲) اس موقع پر امراء' صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

(۳) خطبات میں تحریک جدید کے مطالبات اور انکی حکمت عملی بیان کی جائے۔

(۴) اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا احباب جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے۔

(۵) اس دن حسب ذیل مطالبات پر خصوصی طور پر روشنی ڈالی جائے۔

۱۔ احباب جماعت سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس اور کھانے میں سادگی اختیار کی جائے۔

۲۔ مطالبات وقف اولاد / وقف زندگی۔ (الف) والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ (ب) نوجوان اور پنشنر احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔ (ج) رخصت موسمی اور رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

۳۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

۴۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں۔

۵۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔

۶۔ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔

۷۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

۸۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ بھی بھجوائیں۔

احمدی جرائد و رسائل

اب خدا کے فضل سے دنیا بھر میں ہمارے جرائد شائع ہو رہے ہیں۔ کچھ ہفتہ وار ہیں۔ کچھ ماہوار اور کچھ سہ ماہی۔ اور اگرچہ یہ تو ممکن نہیں اور شائد مناسب بھی نہیں ہے کہ ان میں سے ہر ایک پرچے کی ہر اشاعت کا الفضل میں تعارف کروایا جائے یا اس پر تبصرہ کیا جائے گاہے گاہے جب ان کے خاص نمبر شائع ہوتے ہیں۔ تو ہم ضرور تعارف کرواتے ہیں۔ لیکن اگر ہر شمارہ الفضل کے دفتر میں پہنچ جائے تو ہو سکتا ہے کہ اس میں سے کوئی سا بھی مضمون جسے ہم اپنے قارئین کے لئے مفید اور ضروری سمجھیں اسے اس پرچے کے حوالے سے الفضل میں شائع کر دیا جائے۔ یہ بھی کسی پرچے کے تعارف کا ایک اچھا خاصا ذریعہ ہے۔ بلکہ کسی پورے کے پورے مضمون کا چھپ جانا تو شائد اس تعارف سے بھی بہتر ہے جس میں مختلف مضامین اور مضمون نگار حضرات کے صرف نام اور ہلکی سی بات کی جاتی ہے۔

پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے جرائد جو دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدیہ مشنوں کی طرف سے جاری ہوتے ہیں وہ ہفتہ وار ہوں۔ پندرہ روزہ ہوں' ماہوار ہوں' یا سہ ماہی ہوں۔ ان کے تمام شمارے الفضل کے دفتر میں بھجوائے جائیں۔ الفضل کے ذریعے آپ کے پرچے کی اشاعت کو خاصی وسعت ملے گی اور آپ کے بعض مضامین جو الفضل میں شائع کئے جائیں گے اس سے آپ کے پرچے کا بہت بہتر تعارف سامنے آئے گا۔ بعض پرچے ہمیں مل رہے ہیں مثلاً انگلستان' جرمنی' کینیڈا اور اب امریکہ سے بھی ان کے جرائد ہمیں بھجوائے جا رہے ہیں لیکن ہم جانتے ہیں کہ بہت سے دیگر مشن بھی کوئی نہ کوئی جریدہ شائع کرتے ہیں۔ وہ جریدہ چاہے خدام الاحمدیہ کی طرف سے' ہو یا انصار اللہ کی طرف سے' لجنہ اماء اللہ کی طرف ہو یا ساری جماعت کی طرف سے' ہمیں ضرور بھجوایا جائے۔ اس میں ہم سب کا فائدہ ہے۔ اچھے اچھے مضامین کو خاصے وسیع حلقے میں پڑھے جانے کا یہی ایک طریق ہے۔ اور جب آپ کوئی خاص نمبر شائع کریں تو اس پر الفضل بھر پور تبصرہ بھی کرے گا۔ اور اسے ساری جماعت میں بتعارف بھی کروائے گا۔

اسی طرح اگر آپ نے انفرادی طور پر یا آپ کی جماعت نے کوئی کتاب شائع کی ہے تو اس کی بھی ایک کاپی ضرور ہمیں ارسال فرمائیے۔ کیا یہ بہتر نہیں کہ آپ کی اشاعت کے محدود حلقے کو ایک وسیع تر حلقہ میں تبدیل کر دیا جائے۔ یقیناً آپ اس بات کو مناسب سمجھیں گے اور آئندہ اپنی کتابیں ہمیں ضرور بھجوائیں گے۔

(ادارہ)

انگریزی روزنامہ ڈان کے یکم اکتوبر ۱۹۹۴ء کے شمارہ میں ایڈیٹوریل پیج پر مکرم کنور ادریس صاحب کا ایک مضمون بعنوان "بلاسفیمی لاء اینڈ قرآن" یعنی ہتک رسول کا قانون اور قرآن کریم شائع ہوا ہے۔ چونکہ آج کل بلاسفیمی لاء کے متعلق بہت کچھ کہا جا رہا ہے اور اس سلسلے میں بعض لوگوں کے جذبات بھی خاصے بھڑک اٹھتے ہیں اس لئے ہر ممکن زاویہ سے اس کا مطالعہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مختلف الخیال لوگوں کے خیالات کا مطالعہ کیا جائے۔ کنور ادریس صاحب نے اسی زاویہ نظر سے یہ مضمون تحریر کیا ہے۔ ہم اپنے قارئین کی خدمت میں جو انگریزی زبان جانتے ہیں گذارش کریں گے کہ وہ اس مضمون کا بھی مطالعہ کریں۔ ہم نے یہ بات کہنے کی ضرورت اس لئے محسوس کی ہے کہ بسا اوقات سارا اخبار دیکھ جانے کے باوجود کوئی اہم مضمون نظروں سے رہ جاتا ہے۔ اور پھر سب لوگ تو سب اخباروں کا مطالعہ نہیں کرتے۔ اس لئے ہم اپنے قارئین سے گذارش کریں گے کہ اگر انہوں نے ڈان کے یکم اکتوبر کے پرچے میں شائع شدہ یہ مضمون نہیں پڑھا تو اس کا ضرور مطالعہ کریں بلکہ یہ مضمون اس قابل ہے کہ اس کے موضوع کو بار بار دہرایا جائے اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والوں کو اس زاویہ نظر سے بھی آگاہ کرنے کے لئے توجہ دلائی جائے۔

اگر ممکن ہوا تو ہم اس مضمون کا اردو ترجمہ بھی شائع کرنے کی کوشش کریں گے۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں جن دوستوں کے مضامین انگریزی اخبارات میں شائع ہوتے ہیں۔ خاص کر ایسے مضامین جو الفضل کے قارئین کی بھی دلچسپی کا باعث بن سکتے ہوں اگر وہ از خود ان کا اردو ترجمہ ہمیں بھجوا دیا کریں تو ہمارے لئے آسانی بھی پیدا ہو گی اور مضمون میں کسی اور شخص کے ترجمہ کرنے کی وجہ سے کسی جھول کا بھی امکان نہیں رہے گا۔ الفضل کی بھی یہ ایک ایسی خدمت ہو گی کہ الفضل کے قارئین اس سے محظوظ بھی ہوں گے اور لکھنے والے کے ممنون بھی۔ بہر حال ہم کوشش کریں گے کہ کنور ادریس صاحب کا یہ مضمون اردو سانچے میں ڈھال کر ہم اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کریں۔

ربوہ کو صاف رکھیں

ہر شہر کی طرح ربوہ میں بھی گھر بھی ہیں' گلیاں بھی ہیں' سڑکیں بھی ہیں اور کھلے میدان بھی ہیں۔ اور جب یہ کہا جاتا ہے کہ ربوہ کو صاف رکھیں تو یہ خطاب ہر شخص سے ہوتا ہے اور دوسرے یہ عمل ہر جگہ کے لئے لازمی ہے۔ یعنی اپنے گھر کو بھی صاف رکھیں۔ اپنی گلی کو بھی صاف رکھیں اپنی سڑکوں کو بھی صاف رکھیں اور اپنے میدانوں کو بھی صاف رکھیں۔ عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ گھر تو صاف رکھے ہی جاتے ہیں لیکن ان کا گند پلاسٹک کے بیگ میں ڈال کر باہر گلی میں کسی اور کے گھر کے سامنے رکھ دیا جاتا ہے۔ گویا گھر صاف ہو گئے گلیاں گندی ہو گئیں۔ گلیوں میں سے گذرنے والا ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ یہ گند میں نے تو نہیں ڈالا۔ میں اس کو کیوں اٹھاؤں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر گلی کو صاف رکھنا ہے اور ہم میں سے ہر شخص اس کا مخاطب ہے کہ گلی کو صاف رکھا جائے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم کوئی ایسا طریق اختیار کریں کہ گلی صاف رہے۔ پلاسٹک کے یہ بیگ بھی اٹھا لئے جائیں اور باقی گند ڈالنے والی چیزیں بھی۔ یہ بات درست ہے کہ کوئی شخص بھی ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ گلیوں کے پلاسٹک کے بیگ اٹھاتا پھرے۔ لیکن وہ یہ تو کر سکتا ہے کہ کچھ لوگ جو اٹھانے پر مامور ہیں ان کی توجہ اس طرف مبذول کرائے۔ اگر ہر شخص اپنے ذمہ یہ ڈیوٹی لے لے کہ جہاں سے بھی میں خود گند اٹھا کر اس جگہ کو صاف نہیں کر سکتا اس کے متعلق افسران بالا کو اطلاع دونگا اور ان سے گذارش کروں گا کہ وہ اس بات کا انتظام کریں کہ وہ جگہ صاف رہے۔ اگر دس بیس چالیس افراد ایسا کرنے لگیں اور وہ افسران بالا جو اس گندگی کی طرف توجہ نہیں دیتے ان کا دم ناک میں کر دیا جائے تو یقیناً وہ اس بات پر مجبور ہو جائیں گے کہ گندگی اٹھوائی جائے۔

ہمیں تو یہ بتایا گیا ہے کہ راستے میں خار دار شاخ ہو تو اسے وہاں سے ہٹا دیا جائے یا کوئی پتھر پڑا ہو تو اسے بھی اٹھا دیا جائے اس کا صرف یہ مطلب نہیں کہ کسی کو وہ کانٹا چبھ نہ جائے یا کسی کو وہ پتھر ضرب نہ پہنچائے۔ بلکہ اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ گلیوں اور سڑکوں کو صاف کرنے کا یہی طریق ہے کہ جہاں بھی ایسی چیز دیکھی جائے۔ اسے اٹھا دیا جائے یا اسے اٹھوا دیا جائے۔ اکثر ہم خود اٹھاتے نہیں اور اٹھوانے والوں سے کہتے نہیں اور وہ گند تادیر موجود رہتا ہے اور گند ڈالنے کی عادت بھی اس طرح اپنا اظہار کرتی رہتی ہے۔ آیئے ہم سب اپنے آپ کو اس بات کا ذمہ دار سمجھیں کہ ہم نے اپنے گھر بھی صاف کرنے ہیں۔ اپنی گلیاں بھی صاف کرنی ہیں اپنی سڑکیں بھی صاف کرنی ہیں اور اپنے میدان بھی صاف کرنے ہیں۔ گھر کے علاوہ باقی سب جگہوں کے متعلق یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ جہاں اور جو کچھ ہم نہیں کر سکتے وہ ان لوگوں سے کروائیں گے جن کا فرض یہ ہے کہ وہ ایسا کریں۔ یعنی متعلقہ افسران کے ذریعے گلیوں کو سڑکوں کو میدانوں کو صاف رکھوانے کی کوشش کریں گے اور ربوہ ہی کی کیا بات ہے۔ ربوہ تو ہمارا مرکز ہے۔ ہمارے لئے مثالی شہر ہونا چاہئے۔

ہر احمدی کا گھر چاہے وہ کسی دیہات میں ہو یا قصبے میں ہو یا کسی شہر میں ہو صاف ستھرا ہونا چاہئے اور کم از کم اس کے گھر کے سامنے گلی کا حصہ بھی صاف ستھرا ہی ہونا چاہئے۔ یہ ہمارا تشخص بن جانا چاہئے کہ ہمارے گھر ہماری گلیاں اور ہماری سڑکیں اور ہمارے میدان صاف ستھرے ہوں۔ ان میں کہیں گند نظر نہ آئے۔

دینی معلومات

سوال:- حضرت امام جماعت الثانی نے کن کن بزرگوں کو خالد کے خطاب سے نوازا۔

جواب:- حضرت ملک عبدالرحمان خادم۔ حضرت مولانا جلال الدین شمس۔ حضرت مولانا ابو العطا جالندھری۔

سوال:- حضرت امام جماعت الثانی کا وصال کب ہوا۔

جواب:- ۷۔۸ نومبر ۱۹۶۵ء کی درمیانی شب کو جو سوموار کی رات تھی۔

سوال:- (امامت) ثالثہ کا انتخاب کس تاریخ کو ہوا۔ اور کون (امام) بنے۔

جواب:- ۸۔ نومبر ۱۹۶۵ء کو حضرت حافظ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد (امام) منتخب ہوئے اور انتخاب کے معاً بعد پہلی بیعت بیت مبارک ربوہ میں ہوئی۔

سوال:- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو آپ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے کیا بشارت دی تھی۔

جواب:- اللہ تعالیٰ نے فرمایا انا نبشرک بغلام نافلۃ لک۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس کا یوں ترجمہ فرمایا ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہو گا۔

سوال:- حضرت امام جماعت الثالث کی تاریخ پیدائش کیا ہے۔

باقی صفحہ ۶ پر

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۷۱۲ میں جمیلہ بیگم بیوہ ملک عبدالسلام خان صاحب قوم ککّے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۶-۲۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ طلائی زیور وزنی ۲ تولہ مالیتی =/۸۰۰۰ روپے۔ ۲۔ نقد ایک لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ =/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ جمیلہ بیگم بیوہ ملک عبدالسلام خان 63/D بلاک اوکاڑہ شہر۔ گواہ شد نمبر۱۔ ملک مختار احمد وصیت نمبر ۲۶۴۳۱ اوکاڑہ شہر۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد حسین گل ولد چوہدری امام الدین اوکاڑہ۔

مسل نمبر ۲۹۷۱۳ میں مبارکہ بیگم زوجہ چوہدری منیر احمد قوم جٹ ہنجرا پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 23 ڈی۔ این۔ بی ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۳۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر بصورت ۱۰ تولے زیورات طلائی مالیتی انداز =/۵۰۰۰۰ روپے (وصول شدہ) اس وقت مجھے مبلغ =/۸۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ مبارکہ بیگم زوجہ چوہدری منیر احمد چک ۲۳ ڈی۔ این۔ بی (D.N.B) ضلع بہاولپور۔ گواہ شد نمبر۱۔ رفیق احمد۔ احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور۔ گواہ شد نمبر۲۔ بشارت احمد۔ احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور۔

مسل نمبر ۲۹۷۱۴ میں نعیمہ فردوس زوجہ ملک بشارت احمد قوم چنتہ پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد نمبر۲ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۳۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ زیورات طلائی وزنی ڈیڑھ تولہ مالیتی اندازاً =/۷۰۰۰ روپے۔ ۲۔ حق مہر =/۱۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ =/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ نعیمہ فردوس زوجہ ملک بشارت احمد (مربی سلسلہ) نصیر آباد نمبر۲ حلقہ عزیز ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ ملک بشارت احمد وصیت نمبر ۲۷۹۳۶ نصیر آباد ربوہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ غلام محمد ملتانی وصیت ۱۲۶۴۵ دارالعلوم شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۷۱۵ میں محمود احمد رندھاوا ولد سردار محمد رندھاوا قوم جاٹ رندھاوا پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پی۔ اے۔ ایف مسرور کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۱۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ =/۳۰۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمود احمد رندھاوا 45/2 کیمپ نمبر ۱۰۔ پی اے۔ ایف بیس مسرور کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ ارشد احمد محمود وصیت نمبر ۲۵۵۴۶ کراچی۔

مسل نمبر ۲۹۷۱۶ میں وحیدہ سیال زوجہ محمود احمد رندھاوا قوم جاٹ سیال پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پی۔ اے۔ ایف۔ مسرور کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۱۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ طلائی زیورات وزنی چھ تولے مالیتی اندازاً =/۲۵۲۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ =/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ وحیدہ سیال زوجہ محمود احمد رندھاوا ۴۵/۲ کیمپ نمبر ۱۰۔ پی۔ اے۔ ایف۔ بیس مسرور کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمود احمد رندھاوا ۴۵/۲ پی۔ اے۔ ایف۔ بیس مسرور کراچی مسل نمبر ۲۹۷۱۵ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ ارشد محمود وصیت نمبر ۲۵۵۴۶۔

مسل نمبر ۲۹۷۱۷ میں محمد صدیق ولد ولی محمد قوم راجپوت پیشہ کاشتکار عمر ۷۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۲۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ زرعی اراضی واقع کلاسوالہ برقبہ ۱۰ کنال مالیتی =/۱۲۵۰۰۰ روپے۔ ۲۔ نقد رقم =/۳۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد صدیق ولد ولی محمد کلاسوالہ p.o خاص تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد نصیر ایڈووکیٹ ولد محمد صدیق کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر۲۔ صوبیدار ریٹائرڈ محمد رفیق ولد چوہدری عبدالحیٰ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۹۷۱۸ میں فضل احمد ولد امام دین قوم جٹ سندھو پیشہ ریٹائرڈ ٹیچر عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جسوکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۱۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد نقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ میرا زرعی زمین برقبہ ۷۔ ایکڑ ۲ کنال ۸ مرلہ واقعہ جسوکی ضلع گجرات مالیتی =/۳۰۰۰۰۰ روپے۔ ۲۔ زرعی زمین ریتلی برقبہ ۴ ایکڑ واقع جسوکی ضلع گجرات =/۲۰۰۰۰۰ روپے۔ ۳۔ زرعی زمین بیلا برلب دریا برقبہ ۴ ایکڑ واقع جسوکی ضلع گجرات مالیتی =/۲۰۰۰۰۰ روپے۔ ۴۔ مکان برقبہ ۵۔ مرلہ واقع جسوکی گجرات صرف زمین میری ملکیت ہے مکان بچوں نے بنایا ہے مالیتی =/۱۵۰۰۰ روپے۔ ۵۔ سفیدہ زمین ۱۴۔ مرلہ واقع جسوکی ضلع گجرات مالیتی اندازاً =/۲۱۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۳۲۰-۴۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ =/۱۶۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ فضل احمد ولد امام دین جسوکی p.o خاص ضلع گجرات۔ گواہ شد نمبر۱۔ خلیل احمد ولد فضل احمد پسر موصی۔ گواہ شد نمبر۲۔ شفقت محمود سیکرٹری مال جسوکی ضلع گجرات۔

بقیہ صفحہ ۵

جواب:۔ ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء

سوال:۔ حضرت امام جماعت الثالث نے نوجوانانِ احمدیت کے لئے کیا ماٹو (نصب العین) تجویز فرمایا۔

جواب:۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا "تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں" یہی ماٹو قرار پایا۔

سوال:۔ بیت اقصیٰ ربوہ کا سنگ بنیاد کس نے رکھا اور کب۔

جواب:۔ حضرت امام جماعت الثالث نے ۲۸۔ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو۔

سوال:۔ حضرت صاحب یورپ کے پہلے دورہ پر کب تشریف لے گئے اور کن کن ممالک کا دورہ فرمایا۔

جواب:۔ ۶۔ جولائی ۱۹۶۷ء کو ربوہ سے روانہ ہوئے اور ۲۴ اگست ۱۹۶۷ء کو واپس تشریف لائے۔ اس مبارک سفر میں آپ نے جرمنی' سوئٹزرلینڈ' ہالینڈ' ڈنمارک اور برطانیہ کے ممالک کا دورہ فرمایا۔

سوال:۔ یوروپ کی وہ کونسی بیت الحمد ہے جس کا افتتاح حضرت امام جماعت الثالث نے اپنے دورہ کے دوران فرمایا۔

جواب: بیت کوپن ہیگن ڈنمارک کا ۲۱ جولائی ۱۹۶۶ء کو افتتاح فرمایا۔

سوال:۔ حضرت امام جماعت الثالث کی اہم تحریکات کے نام بتایئے۔

جواب:۔ مسکینوں' غریبوں اور اسیروں کو کھانا کھلانا۔

۲۔ فضل عمر فاؤنڈیشن
۳۔ تعلیم القرآن
۴۔ وقف عارضی
۵۔ سلسلہ علمی تقاریر (مجلس ارشاد)
۶۔ مجلس موصیان
۷۔ وقف جدید کا بوجھ احمدی بچے اٹھائیں
۸۔ اتحاد بین المسلمین
۹۔ تسبیح تحمید استغفار وغیرہ پڑھنا
۱۰۔ عارفانہ نعرے
۱۱۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ
۱۲۔ مجلس صحت
۱۳۔ ادارہ اشاعت قرآن کریم
۱۴۔ احمدیہ صد سالہ جوبلی فنڈ دعا و عبادات صد سالہ جوبلی فنڈ
۱۵۔ سکیم سائیکل سفر برائے رابطہ

یادرفتگاں ۰۰۰۰۰۰۰۰۰ وکالت تبشیر ربوہ

محترم سید جوّاد علی شاہ صاحب

گزشتہ اگست میں سلسلہ احمدیہ کے دو مخلص خادم داغِ مفارقت دے گئے۔ حضرت مولوی حکیم خورشید احمد صاحب اور محترم سید جواد علی شاہ صاحب ۱۶/ اگست بروز منگل وفات پا کر اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ دونوں مخلصین کو اسی روز بعد نماز مغرب نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

محترم سید جواد علی شاہ صاحب سید سمیع اللہ شاہ صاحب اور محترمہ سیدہ آمنہ بیگم صاحبہ کے صاحبزادے تھے۔ ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو جڑانوالہ میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک ننکانہ صاحب میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد مَرے کالج سیالکوٹ سے بی اے کیا۔

بچپن میں ایک دفعہ بیمار ہوئے تو آپ کی والدہ نے دل میں عہد کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے تو ان کی زندگی وقف کر دیں گی۔ آپ کی والدہ صاحبہ نے آپ سے اس کا ذکر تو نہ کیا البتہ اس عہد کو پورا کرنے کے لئے دعا کرتی رہتی تھیں۔ ۱۹۴۴ء میں دوران تعلیم محترم سید جواد علی صاحب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں ڈلہوزی حاضر ہوئے اور حضرت صاحب سے ملاقات کے بعد ۱۸ مئی کو اپنی زندگی سلسلہ کی خدمات کے لئے وقف کر دی۔ اور اسی طرح اپنی والدہ کے خدا سے کئے عہد کو پورا کرنے کی سعادت پائی۔

محترم سید جواد علی شاہ صاحب نے اپنی خدماتِ سلسلہ کا باقاعدہ آغاز ۲۵ جنوری ۱۹۵۴ء سے کیا۔ بیرون ملک آپ کی سب سے پہلی تقرری امریکہ کے لئے ہوئی۔ آپ ۱۱۔ نومبر ۱۹۵۴ء کو امریکہ تشریف لے گئے۔ اور ۲۷ دسمبر کو واشنگٹن مشن میں فرائض کی سر انجام دہی شروع کی۔ تین سال بعد آپ کی اہلیہ صاحبہ اور بیٹی ۵ نومبر ۱۹۵۷ء کو آپ کے پاس امریکہ پہنچیں۔ آپ کی اہلیہ وہاں پہنچ کر بیمار ہو گئیں اور ۱۴ مارچ ۱۹۵۸ء کو بقضاء الٰہی پٹس برگ کے ایک ہسپتال میں وفات پا گئیں۔ اور پٹس برگ کے مقامی قبرستان میں ہی ان کی تدفین ہوئی۔

اہلیہ کی وفات کا صدمہ محترم سید جواد علی شاہ صاحب نے غریب الوطنی میں نہایت صبر کے ساتھ برداشت کیا۔ پٹس برگ میں مقیم امریکن احمدی محترم برادر عبدالعزیز صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ حمیدہ عزیز صاحبہ نے محترم شاہ صاحب کی کمسن بچی کی اپنے بچوں کی طرح پرورش و نگہداشت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزاء عطا فرمائے۔

امریکہ میں چھ سال خدمات بجالانے کے بعد آپ ۲۷ جولائی ۱۹۶۰ء کو واپس پاکستان آئے۔ اور پھر دوبارہ ۲ جنوری ۱۹۶۳ء کو آپ امریکہ پہنچے۔ اس مرتبہ بھی آپ کا قیام واشنگٹن ہی میں رہا۔ آپ نے نہایت محنت اور اخلاص کے ساتھ امریکہ میں جماعتی تعلیم و تربیت کے فرائض سرانجام دیئے۔ بالآخر ۱۴ مارچ ۱۹۷۱ء کو آپ امریکہ سے واپس پاکستان آ گئے۔ کچھ عرصہ مرکز سلسلہ میں مختلف خدمات بجالاتے رہے۔ بعد ازاں آپ کا تقرر ڈنمارک کے لئے ہوا۔ جہاں آپ کو ۱۸ مارچ ۱۹۷۳ء سے ۹ نومبر ۱۹۷۴ء تک سلسلہ کی خدمات کی توفیق ملی۔ واپس پاکستان آکر آپ کو ایک لمبا عرصہ وکالت تبشیر میں مختلف امور سر انجام دینے کا موقعہ ملا۔ ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو آپ ریٹائر ہوئے اور ریٹائر منٹ کے بعد بھی ۳۰ جون ۱۹۹۲ء تک وکالت تبشیر سے وابستہ رہ کر خدمات کی توفیق پائی۔

وکالت تبشیر میں خدمات کے دوران مکرم سید جواد علی شاہ صاحب نے نہایت محنت لگن اور اخلاص کے ساتھ اپنے مفوّضہ فرائض کی انجام دہی فرمائی۔ باوجود صحت کی خرابی کے کُل وقت دفتر میں حاضر رہتے۔ اور جو کام بھی آپ کے سپرد ہوتا خواہ وہ معمولی نوعیت کا ہو اسے بہت سنجیدگی سے لیتے تھے۔ اور خوش اسلوبی سے اسے نبھاتے تھے۔

آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے اخلاقِ حسنہ سے متصف تھے۔ آپ کی طبیعت میں حلم نرمی اور شگفتہ مزاجی بہت تھی۔ نہ کبھی تلخ رویہ اپناتے اور نہ کبھی بے جا غصہ یا ناراضگی کا اظہار کرتے تھے۔ امامِ وقت کی اطاعت کو ہمیشہ حرزِ جاں بنا کر رکھا۔ حضرت امامِ جماعت احمدیہ الرابع نے آپ کی وفات کے روز ۱۶/ اگست کی شام "ملاقات" کے پروگرام میں آپ کا ذکر ان کلمات کے ساتھ فرمایا۔

"وہ میرے کلاس فیلو تھے۔ بہت فدائی آدمی تھے۔ سید سمیع اللہ شاہ صاحب کے صاحبزادے تھے۔ سید عبدالسلام صاحب اور سید سمیع اللہ شاہ صاحب حضرت سید حامد علی شاہ صاحب کے خاندان میں سے تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت (بانی سلسلہ .... ناقل) سے بہت وفا کی ہے۔ .... مکرم سید جواد علی شاہ صاحب باپ کی طرح نرم مزاج، میٹھے اور تحمل و بردباری سے کام کرنے والے تھے۔ انہوں نے بغیر دکھاوے کے بڑی ٹھوس خدمت کی ہے۔"

آپ کا خط ملا

محترمہ احمدی بیگم صاحبہ ملتان سے تحریر فرماتی ہیں:-

الفضل کا یوم دفاع پاکستان نمبر لیٹ ملا کیونکہ ان دنوں ملتان میں ہوں اور الفضل بذریعہ ڈاک آتا ہے تین تین چار چار پرچے کبھی اکٹھے مل گئے اور کبھی کچھ ملے کچھ نہ ملے اور یوں الفضل کا تسلسل یہاں قائم نہیں رہتا جس سے کوفت ہوتی ہے۔

تاہم نمبر یوم دفاع پاکستان مل گیا جس میں آپ نے بڑے عمدہ طریق سے اپنے وطن کی وضاحت فرمائی ہے کہ صرف کسی جگہ رہنا بلکہ لمبے عرصہ تک رہنا بھی کسی ملک کو اپنا نہیں بنا دیتا۔ اپنا ملک وہ ہوتا ہے جہاں انسان پیدا ہوتا ہے پلتا ہے، بڑھتا ہے۔ بلکہ یہ تعریف بھی مکمل نہیں کیونکہ بنگلہ دیش کے والدین کا بچہ بھی کسی دوسرے ملک انگلستان وغیرہ میں پیدا ہو سکتا ہے جہاں پل بڑھ سکتا ہے۔ تعریف کو اس سے آگے بڑھانا پڑیگا۔ جہاں انسان کے جملہ رشتہ دار بستے ہیں۔ جہاں اس کے آباؤ اجداد کی ہڈیاں دفن ہوں جہاں کی ثقافت سے اس نے حصہ لیا ہو۔ بلکہ جہاں کی ثقافت کا اپنے آپ کو ایک حصہ سمجھے اتنی باتیں کہہ کر ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے کسی حد تک اپنے وطن کی مکمل تعریف کر دی ہے۔ "آپ کے کسی حد تک" کے الفاظ نے یہ تاثر دیا کہ اپنے وطن کے لئے ابھی مزید اور باتیں بھی ہیں وہ سب ہوں تو ہم کسی جگہ کو اپنا وطن کہہ سکتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ وہ بھی لکھ دیتے۔ میں اس پر زور اس لئے دے رہی ہوں کہ سالِ رواں کے ابتدائی تقریباً ساڑھے چار ماہ جو میں نے امریکہ میں گذارے تو اکثر پاکستانی والدین کے بچوں کو ان سے اس لئے لڑتے جھگڑتے دیکھا کہ وہ ان کو پاکستانی کیوں کہتے ہیں جب کہ وہ امریکہ میں پیدا ہوئے اور وہیں پل بڑھ رہے ہیں۔ ہاں والدین خود کو پاکستانی کہیں مگر اپنے بچوں کو یہ امریکی کہیں۔ بعض بچے والدین سے یوں بھی الجھتے دیکھے کہ ہماری شکل و صورت پاکستانیوں جیسی کیوں ہے۔ ہم نے اپنی خوراک اور لباس بالکل بھی پاکستانیوں جیسا نہیں رکھنا وغیرہ۔

اس کے علاوہ میں نے بیشتر پاکستانیوں کو خود پاکستان کا مذاق اڑاتے دیکھا مثلاً یہ کہ "پاکستان بھی کوئی رہنے کی جگہ ہے، گند اور جہالت کا گہوارہ، اسے مکھیوں اور مچھروں کا مسکن کہنا چاہئے" غربت کے مارے لوگ شو باز لوگ۔ غرضیکہ تمام برائیاں ان کو پاکستان میں نظر آنے لگتی ہیں کہ جب وہ امریکہ میں جا بستے ہیں۔ یہ سن سن کر میں تنگ آگئی تو ایک روز میں نے اپنے سے مخاطب ایک نوجوان ڈاکٹر سے پوچھا کہ آپ شروع سے امریکہ میں ہی رہے ہیں جواب نفی میں ملا۔ میں نے پوچھا آپ یہاں مزید تعلیم کے لئے آئے ہیں تو ایم۔ بی۔ بی۔ ایس آپ نے کہاں سے کیا کہنے لگا پاکستان سے۔ میں نے والدین اور دیگر سب کا پوچھا تو تفصیل بتائی کہ وہ سب پاکستان میں ہیں کراچی میں وسیع و عریض کوٹھی ہے۔ مزید بھائی بہن کچھ ڈاکٹر بن چکے ہیں اور کچھ وہیں زیرِ تعلیم ہیں۔ والدہ وہیں ہیں وہ آج کل کچھ بیمار رہنے لگی ہیں۔ میں نے کہا ان کو یہاں کیوں نہیں بلا لیتے علاج کے لئے۔ آپ کے دو ایک بہن بھائی یہاں ہیں کہنے لگے وہاں اتنا خوبصورت وسیع سرسبز اپنا گھر ہے۔ عزیز بھی ہیں گھر کے کام کاج کے لئے بھی ملازم ہیں۔ یہاں تو ان کو یہ تمام تر سہولتیں نہیں مل سکتیں اور خرچ بھی بے انداز ہوگا۔ یہ سن کر میں نے ان کو معنی خیز نظروں سے دیکھا تو جھینپ سے گئے جس پر میں نے ان سے کہا کہ جس ملک نے آپ کو سب کچھ دیا جس کی بدولت آپ

باقی صفحہ ۸ پر

(الفضل ۱۸/ اگست ۱۹۹۴ء صفحہ اول)

محترم سید جواد علی شاہ صاحب نے اپنے پسماندگان میں اپنی اہلیہ محترمہ سیدہ سعیدہ صاحبہ (بنت مکرم سید محمد لطیف شاہ صاحب) کے علاوہ دو بیٹیاں محترمہ سیدہ نزہت جواد صاحبہ، محترمہ تہمینہ نصرت صاحبہ اور تین بیٹے مکرم سید شمشاد علی صاحب، مکرم سید علی حماد صاحب اور مکرم سید علی سجاد صاحب اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ محترم سید جواد علی شاہ صاحب کی خدمات اور قربانیوں کو قبول فرمائے۔ آپ سے بخشش کا سلوک کرتے ہوئے آپ کے درجات اپنے قرب میں بڑھاتا چلا جائے۔ اور آپ کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق کے ساتھ ساتھ آپ کے نیک قدموں پر قدم مارنے کی توفیق بخشے۔

(ہومیوپیتھک)
ٹانک ڈراپس
(خصوصاً ادھیڑ عمر اور بوڑھے افراد کیلئے)
زود اثر ہومیوپیتھک فارمولا جو اعصاب اور دماغ اور جسم کو تقویت دیتا ہے۔ تھکن اور جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے اور طبیعت کو ہشاش بشاش اور توانا رکھتا ہے قیمت 40 روپے
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راحبہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771 ، 04524-212299 فیکس: 04524-211283

خبریں

ربوہ : 17 اکتوبر-1994ء
موسم معتدل ہے
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 29 درجے سنٹی گریڈ

○ کشمیر کے بارے میں پارلیمانی کمیٹی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان نے نیویارک میں کہا ہے کہ پاکستان کا یہ موقف ہے کہ مسئلہ کشمیر کے حل کے بغیر جنوبی ایشیا میں مستقل اور دیرپا امن قائم نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کے بارے میں اسلامی کانفرنس تنظیم کے رابطہ گروپ کے قیام سے اس مسئلہ کے حل میں مدد ملے گی۔ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا کہ مراکش میں آئندہ اسلامی سربراہ کانفرنس میں بھی مسئلہ کشمیر پر غور کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اپنی ظالمانہ اور وحشیانہ کارروائیوں کے باوجود کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کو کچلنے میں ناکام رہا ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی جو خلاف ورزی ہو رہی ہے اس کی دنیا میں کہیں مثال نہیں ملتی۔ یہ کہنا غلط ہے کہ شملہ سمجھوتے کی وجہ سے کشمیر کا مسئلہ بین الاقوامی فورم پر نہیں اٹھایا جا سکتا۔ کشمیر کی موجودہ صورت حال سے کشیدگی میں زبردست اضافہ ہو رہا ہے۔

○ آزاد کشمیر کے صدر سردار سکندر حیات نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کی جدوجہد اب آخری مرحلے میں داخل ہو گئی ہے اور جلد ہی اسے کامیابی ملے گی۔ انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بھارت کشمیر کی جدوجہد آزادی کو کچل نہیں سکتا۔

○ موجودہ حکومت کی کوشش سے کشمیر کا مسئلہ عالمی سطح پر اجاگر کرنے کی کوششوں کو نمایاں مدد ملی ہے۔ یہ بات وفاقی وزیر برائے امور کشمیر محمد افضل نے بتائی۔ انہوں نے یہ بات ممتاز دانشور ڈاکٹر کنیز یوسف کی کشمیر کے بارے میں تازہ کتاب کی تقریب رونمائی کے موقع پر کہی۔

○ اردن کے دارالحکومت عمان میں اسرائیل اور اردن کے درمیان مکمل امن سمجھوتے کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے بات چیت ہوئی۔ ایک ماہ میں اردن اور اسرائیل کے درمیان یہ تیسری بات چیت ہے۔ اس میں پانی کی تقسیم اور دیگر اہم مسائل پر غور کیا گیا۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان مکمل امن سمجھوتہ طے پا جانے میں اب زیادہ وقت نہیں لگے گا۔

○ اسرائیل نے پی ایل او کے ساتھ دوبارہ مذاکرات شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ایک اسرائیلی فوجی کی ہلاکت کے بعد اسرائیل نے مذاکرات کا سلسلہ معطل کر دیا تھا۔ اسرائیل نے کہا ہے کہ وہ غزہ کی ناکہ بندی بھی ختم کر دے گا۔

○ بلغاریہ میں پہلی بار نگران خاتون وزیر اعظم نے حلف اٹھایا ہے وہ دسمبر تک انتخابات کے انعقاد تک ملک کا نظم و نسق چلائیں گی۔

○ جرمنی کے انتخابات میں چانسلر ہلمٹ کوہل کی پارٹی نے معمولی اکثریت حاصل کر لی ہے۔ ان کی حکمران کرسچین ڈیموکریٹ پارٹی نے ۴۲ فیصد ووٹ حاصل کئے جبکہ ان کی مخالف اپوزیشن کی سوشل ڈیموکریٹ پارٹی نے ۳۷ فیصد ووٹ حاصل کئے ہیں۔ نتیجہ کا اعلان ہونے کے بعد مسٹر ہلمٹ کوہل نے کہا کہ عوام نے ہمارے حق میں فیصلہ دے دیا ہے۔ ہماری پارٹی ۱۹۸۲ء سے عوام کی خدمت کر رہی ہے۔ اب موجودہ مخلوط حکومت کو پارلیمنٹ میں ایک یا دو ووٹوں کی اکثریت حاصل ہوگی۔

○ فن لینڈ کے عوام نے ریفرنڈم کے ذریعے یورپی یونین میں شمولیت کی منظوری دے دی ہے۔ ۵۷ فیصد عوام نے شمولیت کے حق میں جبکہ ۴۳ فیصد عوام نے مخالفت میں ووٹ دیئے۔ فن لینڈ کی تاجر برادری حق میں ہے جبکہ کاشتکاروں کا خیال ہے کہ یورپی یونین میں شمولیت سے ان کو نقصان پہنچے گا۔

○ عراق کے اسلحے اور ہتھیاروں کی نگرانی کرنے والی اقوام متحدہ کی ٹیم نے عراق پہنچ کر اپنا کام شروع کر دیا ہے وہ عراق کے اسلحے کی تیاری کے مراکز میں کیمرے نصب کریں گے۔

○ امریکہ وزیر دفاع مسٹر ولیم پیری ۳ روزہ دورے پر بیجنگ پہنچ گئے ہیں۔ وہ چین کے ساتھ دفاعی تعاون پر بات کریں گے۔ گزشتہ سات سال میں دفاع کے میدان میں کسی امریکی اعلیٰ عہدیدار کا یہ پہلا دورہ ہے۔ یہ دورہ دونوں ملکوں کے تعلقات میں بہتری کی علامت ہے۔ امریکہ نے حال ہی میں چین کے ساتھ میزائلوں کے پھیلاؤ کو روکنے کے معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔

○ بنگلہ دیش کے شہر کاکسز بازار کے قریب دریا میں کشتی الٹنے سے ۵۶۔ افراد جاں بحق اور ۷۲ لاپتہ ہو گئے ہیں۔ اس میں دیگر سواریوں کے علاوہ باراتی بھی سوار تھے۔ جس وقت کشتی ڈوبی اس وقت ساحل پر ان کے عزیز کشتی کی آمد کے انتظار میں کھڑے تھے۔ دو ماہ میں کشتی ڈوبنے کا یہ دوسرا بڑا حادثہ ہے۔

○ وفاقی وزیر قانون مسٹر اقبال حیدر نے کہا ہے کہ حکومت بچوں کی فلاح و بہبود کو بہت اہمیت دیتی ہے۔ اسی سلسلے میں حکومت نے حال ہی میں خواتین بچوں اور اقلیتوں کے خلاف ہونے والی زیادتیوں کے ازالے کے لئے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا ہے۔

○ پاکستان نے سہ ملکی ون ڈے کرکٹ ٹورنامنٹ میں جنوبی افریقہ کے خلاف میچ آٹھ وکٹوں سے جیت لیا۔ کپتان سلیم ملک اور انضمام الحق کے درمیان کامیاب شراکت نے میچ کی جیت آسان بنا دی۔ سلیم ملک کو مین آف دی میچ قرار دیا گیا۔

تصحیح

○ مورخہ ۹۴-۱۰-۱۶ کے الفضل میں صفحہ ۱ پر سانحہ ارتحال کی خبر میں محترمہ خورشید بیگم صاحبہ کے بیٹے کے طور پر مکرم خالد محمود صاحب مربی سلسلہ کا نام چھپ گیا ہے۔ جو درست نہیں۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

بقیہ صفحہ ۷

مزید تعلیم کے لئے یہاں آئے آپ اس کو کیوں برا بھلا کہتے ہیں۔ مجھے تسلیم ہے کہ پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے اس میں ابھی کچھ قابل اصلاح قابل توجہ امور ہیں مگر مجھے یہ بتائیں کہ یہ کام اپنے وطن کے لئے کس نے کرنے ہیں؟ یہ سب آپ ایسی نوجوان نسل کا فرض ہے ہم سے جو ہو سکا ہم نے کیا اب آپ یہ ذمہ داریاں اٹھائیں۔ وہاں سے پڑھ لکھ کر آپ وطن کو چھوڑ کر باہر آجاتے ہیں بے شک یہ آپ سب کا حق ہے لیکن کبھی یہ سوچا کہ جو کچھ آپ کر سکتے ہیں ملک کے لئے وہ کیا یا نہیں؟ اس صورت میں آپ جو اپنے وطن کو برا بھلا کہتے ہیں یہ حق آپ کو کس نے دیا ہے خدا کے فضل سے پاکستان میں ہر نعمت موجود ہے خوبصورت مناظر' سمندر' دریا' جزیرے' پہاڑ' کانیں' پھل' پھول ہر قسم کے اناج اگر ان نعماء سے ہم نے بھرپور فائدہ نہیں اٹھایا ان کو ترقی نہیں دی ان سے فوائد حاصل کرنے کے لئے جدوجہد نہیں کی تو سوچیں قصوروار کون ہے؟۔

تو اس تحریر سے میرا مقصد یہ ہے کہ اگر "اپنے ملک" کی تعریف مکمل طور پر بیان کر کے ان باہر جانے والوں کو اس کے ساتھ محبت اور اس کا احترام اور اس کی افادیت بار بار بتائی سمجھائی جائے تو بہت سے لوگ فضول باتیں کرنے کے بجائے اس کے لئے جو بن پڑیگا شائد وہ کرنے کا عزم کر لیں۔

(خصوصاً ہومیوپیتھک) ڈاکٹرز متوجہ ہوں
ہمارے تیار کردہ ہومیوپیتھک مرکبات کے فری سیمپلز اور لٹریچر کیلئے بذریعہ خط یا ٹیلیفون رابطہ کریں۔
کیورٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-791 04524-211283
فیکس 04524-212299

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9
AL FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی
الفرقان موٹرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
فون ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷-۷۷۲۴۶۰۹